بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فون نمبر ۹ ۴

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

خطبہ نمبر ۴۲

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر

روشن دین تنویر

یوم جمعہ

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۶/۲۱	۱۷ نبوت ۱۳۴۶ ہش ۱۳ شعبان ۱۳۸۷ھ ۱۷ نومبر ۶۷ء	نمبر ۲۵۹

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

نماز سے بڑھ کر اور کوئی وظیفہ نہیں تمام وظائف کا مجموعہ یہی نماز ہے

اس سے ہر قسم کے ہم و غم دور ہوتے ہیں اور مشکلات حل ہو جاتی ہیں

"نماز سے بڑھ کر اور کوئی وظیفہ نہیں ہے کیونکہ اس میں حمدِ الٰہی ہے، استغفار ہے، اور درود شریف ہے تمام وظائف اور اوراد کا مجموعہ یہی نماز ہے اور اس سے ہر قسم کے غم و ہم دور ہوتے ہیں اور مشکلات حل ہوتی ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اگر ذرا بھی غم پہنچتا تو آپ نماز کے لئے کھڑے ہو جاتے اور اسی لئے فرمایا ہے اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ۔ اطمینان و سکینت قلب کے لئے نماز سے بڑھ کر اور کوئی ذریعہ نہیں۔ لوگوں نے قسم قسم کے وِرد اور وظیفے اپنی طرف سے بنا کر لوگوں کو گمراہی میں ڈال رکھا ہے اور ایک نئی شریعت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے مقابلہ میں بنا دی ہوئی ہے۔ مجھ پر تو الزام لگایا جاتا ہے کہ میں نے نبوت کا دعوےٰ کیا ہے۔ مگر میں دیکھتا ہوں اور حیرت سے دیکھتا ہوں کہ انہوں نے خود شریعت بنائی ہے اور نبی بنے ہوئے ہیں اور دنیا کو گمراہ کر رہے ہیں۔ ان وظائف اور اوراد میں دنیا کو ایسا ڈالا ہے کہ وہ خدا تعالےٰ کی شریعت اور احکام کو بھی چھوڑ بیٹھے ہیں۔ بعض لوگ دیکھے جاتے ہیں کہ اپنے معمول اور اوراد میں ایسے منہمک ہوتے ہیں کہ نمازوں کا بھی لحاظ نہیں رکھتے۔ میں نے مولوی صاحب سے سنا ہے کہ بعض گدی نشین شاکت مت والوں کے منتر اپنے وظیفوں میں پڑھتے ہیں۔ میرے نزدیک سب وظیفوں سے بہتر وظیفہ نماز ہی ہے۔ نماز ہی کو سنوار سنوار کر پڑھنا چاہیئے اور سمجھ سمجھ کر پڑھو اور مسنون دعاؤں کے بعد اپنے لئے اپنی زبان میں بھی دعائیں کرو۔ اس سے تمہیں اطمینانِ قلب حاصل ہو گا اور سب مشکلات خدا تعالےٰ چاہے گا تو اسی سے حل ہو جائیں گی۔ نماز یادِ الٰہی کا ذریعہ ہے۔ اسی لئے فرمایا ہے اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۴۳۲ و ۴۳۳)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۶ نومبر ۱۹۶۷ء۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلےٰ چند دنوں کے لئے رسالپور، سندھ کے دورہ پر تشریف لے گئے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اس سفر میں اُن کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

(نائب وکیل التبشیر)

مکرم مولوی منظور احمد صاحب گھنو کے درویش قادیان لمبی بیماری کے بعد اب صحت یاب تو ہو چکے ہیں مگر کمزوری ابھی بہت ہے۔ اللہ تعالےٰ نے انہیں آٹھ سال کے بعد پہلا بچہ عطا فرمایا ہے۔ بچے کی والدہ بھی سخت کمزور ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مولوی صاحب اور ان کی اہلیہ صاحبہ کو مکمل صحت عطا فرمائے اور ان کے بچے مقبول احمد کو نیک۔ صالح۔ لمبی عمر والا اور خادمِ دین بنائے۔ آمین۔

(ناظر خدمتِ درویشاں)

والد محترم محمد نور الٰہی صاحب سابق ڈرائینگ ماسٹر قادیان جو کہ صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں سے ہیں چنیوٹ میں سخت بیمار ہیں اور حالت تشویشناک ہے۔

احباب ان کی کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(محمد احسان الٰہی جنجوعہ ایڈووکیٹ چنیوٹ)

مکرم خالد ہدایت صاحب بھٹی مینجر نیشنل بنک آف پاکستان گجرات کی والدہ صاحبہ کا دائیں آنکھ کا اپریشن ہوا ہے۔ انہیں سفید موتیا اُتر آیا تھا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اپریشن کامیاب ہو اور ان کی بینائی بحال ہو جائے۔

(سعید احمد عالمگیر۔ ربوہ)

قافلہ قادیان میں جانیوالے احباب توجہ فرمائیں

جن احباب کا نام قافلہ قادیان میں منتخب کیا گیا ہے انہیں انفرادی طور پر اطلاعات دی جا چکی ہیں اب بذریعہ اعلان ہذا جملہ افرادِ قافلہ کی خدمت میں بطور یاد دہانی اطلاع دی جاتی ہے کہ قافلہ انشاء اللہ ۲۲/۱۱/۶۷ بوقت چھ بجے صبح ربوہ سے روانہ ہو گا۔ لہذا تمام احباب ۲۱/۱۱/۶۷ کی شام تک بہرحال ربوہ پہنچ کر نظارت خدمتِ درویشاں سے مزید ہدایات حاصل کر لیں۔

(ناظر خدمتِ درویشاں)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

خطبہ جمعہ

یہ احساس ہمیشہ زندہ اور بیدار رکھو کہ ہمارے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے غلبۂ اسلام کی عظیم الشان مہم جاری کی ہے

یہ مہم ہمارے زمانہ میں انتہائی نازک دَور میں داخل ہو چکی ہے اس لئے ہمیں اور ہماری اگلی نسل کو انتہائی قربانیاں پیش کرنی چاہئیں

اللہ تعالیٰ کے فضلوں پر شکر بجا لانے کیلئے احباب اس دفعہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں جلسہ سالانہ پر تشریف لائیں

از حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۹ ستمبر ۱۹۶۷ء بمقام مری

(مرتبہ ۔ مکرم مولوی محمد صادق صاحب ساٹری انچارج شعبہ زود نویسی)

تشہد تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

جماعت میں

یہ احساس زندہ اور بیدار رہنا چاہیئے

کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرما کے اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے قیام سے توحید خالص کے قیام اور غلبۂ اسلام کی ایک عظیم مہم جاری کی ہے اور اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے کہ وہ اس زمانہ میں اسلام کو تمام ادیانِ باطلہ پر غالب کرے گا اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے جوئے تلے دنیا کی ہر قوم کی گردن کو لے آئے گا۔

اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ بھی ہے کہ مخالف کی تدبیریں اگر اس حد تک بھی پہنچ جائیں کہ ان کے نتیجہ میں پہاڑ اپنی جگہوں سے ہلا دیئے جائیں۔ تب بھی وہ کامیاب نہیں ہوں گے بلکہ ناکام ہی رہیں گے۔ کامیابی اللہ تعالیٰ کی اس خادمِ اسلام جماعت کو ہی نصیب ہوگی۔

اس مہم کے اجراء سے جماعت پر

بڑی اہم ذمہ داریاں

عائد ہوتی ہیں اور اس احساس کو زندہ اور بیدار رکھنے کے لئے خدا تعالیٰ کی راہ میں قربانی اور ایثار کا نمونہ ہمیں دکھانا پڑتا ہے اور آئندہ نسلوں میں بھی اس احساس کو بیدار رکھنا ضروری ہے۔ کیونکہ جو کام ہمارے سپرد کیا گیا ہے وہ ایک نسل کا کام نہیں۔ اس وقت بھی ہماری اکثریت تابعین کی ہے یعنی انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھا نہیں۔ دیکھنے والے تو بہت تھوڑے رہ گئے ہیں لیکن صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیکھنے والے کثرت کے ساتھ اس وقت جماعت احمدیہ میں ہیں۔ تو احمدیت کے لحاظ سے آئندہ نسل احمدیت کی تیسری نسل ہے۔ اور ابھی ہم کامیابی کی راہوں پر چل رہے ہیں۔ اپنی منزلِ مقصود تک نہیں پہنچے۔ اور نہیں کہا جا سکتا کہ کب ہم اپنی منزلِ مقصود تک پہنچیں گے۔

میں نے بڑا غور کیا ہے اور میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں

کہ ہم پر جو دوسری نسل احمدیت کی اس وقت ہے اور ہماری اگلی نسل پر جو اس وقت بچے ہیں۔ ان دو نسلوں پر قربانیاں دینے کی انتہائی ذمہ داری عائد ہوتی ہے کیونکہ ہم ایک ایسے زمانہ میں داخل ہو چکے ہیں۔ جس میں ترقیٔ اسلام کے لئے جو مہم جاری کی گئی ہے۔ وہ اپنے انتہائی نازک دَور میں داخل ہو چکی ہے، اور ہمیں اور آنے والی نسل کو انتہائی قربانیاں دینی پڑیں گی۔ تب ہمیں اللہ تعالیٰ وہ عظیم فتوحات عطا کرے گا۔ جس کا اس نے ہم سے وعدہ کیا ہے۔ پس ضروری ہے کہ ہم اپنے بچوں کے دلوں میں بھی اس احساس کو زندہ کریں اور زندہ رکھیں کہ

عظیم فتوحات کے دروازے

اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے کھول رکھے ہیں۔ اور ان دروازوں میں داخل ہونے کے لئے عظیم قربانیاں انہیں دینی پڑیں گی۔ اور ان سے ہم ایسے کام کرواتے رہیں۔ کہ ان کو ہر آن اور ہر وقت یہ احساس رہے کہ غلبۂ اسلام کی جو مہم اللہ تعالیٰ نے جاری کی ہے۔ اس میں ہمارا بھی حصہ ہے ہم نے بھی کچھ کنٹری بیوٹ کیا ہے۔ ہم نے بھی اس کے لئے کچھ قربانیاں دی ہیں۔ ہم بھی اللہ تعالیٰ کے فضل کے ویسے ہی امیدوار ہیں۔ جیسا کہ ہمارے بڑے ہیں۔ اس کے لئے میں نے علاوہ اور تدابیر کے جو ذہن میں آتی رہیں یا جو پہلے سے ہماری جماعت میں جاری ہیں۔ یہ تحریک کی تھی کہ

ہمارے بچے وقف جدید کا مالی بوجھ اٹھائیں

اور میں سمجھتا ہوں کہ اگر جماعت کے سارے بچے اور وہ ماں باپ جن کا ان بچوں سے تعلق ہے۔

اپنی ذمہ داری کو سمجھیں اور اس بات کو اچھی طرح جاننے لگیں کہ جب تک بچّے کو عملی تربیت نہیں دی جائے گی۔ اللہ تعالےٰ کی فوج کا وہ سپاہی نہیں بن سکے گا۔ اگر وہ دین کے لئے ابھی سے ان سے قربانیاں لیں تو یہ نسل اللہ تعالےٰ کے فضل سے پوری طرح تربیت یافتہ ہوگی۔ اور جب ان کے کندھوں پر جماعت کے کاموں کا بوجھ پڑے گا تو وہ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں گے اور ان کو نباہنے کے لئے کوشاں رہیں گے۔

میرے دل میں یہ احساس ہے کہ جماعت نے بحیثیت مجموعی اس کی طرف وہ توجہ نہیں دی جو اس کو دینی چاہیئے۔ بڑے نیک نمونے بھی ہیں ہماری جماعت میں۔ ایسے بچّے جن کو تحریک نہیں کی گئی اور پھر بھی ان کے دل میں یہ احساس پیدا ہوا کہ ہمارے بڑوں پر ہی نہیں ہم پر بھی قربانیوں کی ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں اور وہ قربانیاں دیتے ہیں۔

افریقہ کے ایک بچّے کی مثال

مَیں اس وقت دوستوں کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔ افریقہ میں ہمارے ایک احمدی بھائی ہیں۔ لئیق احمد ان کا نام ہے۔ بڑے مخلص دُعاگو ہیں اور ہر وقت ان کو یہ احساس رہتا ہے کہ جس طرح اللہ تعالےٰ ہم پر فضل کر رہا ہے۔ ہمیں اپنی راہ میں قربانیاں دینے کی توفیق عطا کرتا ہے۔ ہمارے بچّے بھی اس کے فضلوں کے وارث بنیں اور اس کی راہ میں قربانیاں دیں۔

چند دن ہوئے انہوں نے مجھے خط لکھا جو کل ہی مجھے ملا ہے۔ انہوں نے اپنے بچّوں سے کہا (ایک بچہ بہت چھوٹا ہے) بڑے بچّے جو ہیں ان کو انہوں نے کہا کہ اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ قصیدہ تم حفظ کر لو (جو نعتیہ قصیدہ ہے يَا عَيْنَ فَيْضِ اللّٰهِ وَالْعِرْفَانِ ۔ يَسْعٰى اِلَيْكَ الْخَلْقُ كَالظَّمْاٰنِ) تو مَیں تمہیں پچاس شلنگ انعام دوں گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ فرمایا ہے کہ جو شخص اس قصیدہ کو زبانی یاد کرے اور دُہراتا رہے اللہ تعالےٰ اس کا حافظہ تیز کر دیتا ہے۔ تو بچّوں کو یہ قصیدہ حفظ کروانے میں ان کا دنیوی فائدہ بھی ہے۔ کیونکہ بچپن کی عمر حافظے سے فائدہ اُٹھانے کی عمر ہے۔ جب وہ بڑے ہو جاتے ہیں تو پھر ذہن سے فائدہ اٹھانے کی عمر میں وہ داخل ہو جاتے ہیں۔ بہرحال انہوں نے اپنے بچّوں کو ۵۰ شلنگ انعام کا وعدہ دے کر انہیں اس طرف متوجہ کیا اور شوق ان میں پیدا کیا اور انہوں نے یاد کرنا شروع کر دیا۔ بڑے بچّے نے سارا قصیدہ حفظ کر لیا تو انہوں نے اسے ۵۰ روپے انعام دیا۔ وہ لکھتے ہیں کہ میری اور میری بیوی کی یہ خواہش تھی کہ ہم اسے ترغیب دیں کہ جب اسے یہ انعام ملے تو اس کا

ایک حصّہ وہ اللہ تعالےٰ کی راہ میں دے

اور ایک حصّہ وہ اپنے بھائیوں کو دے تاکہ وہ اس کی خوشی میں شریک ہوں اور ایک حصّہ وہ اپنے پر خرچ کرے۔ چنانچہ ان کے والد صاحب اپنے خط میں لکھتے ہیں:۔

"یہ قصیدہ حفظ کرنے کے دوران میں ہی اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل و کرم سے عزیز کو خوابوں میں سیّد الانبیاء حضرت رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم، حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور حضور پُرنور ایدکم اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی زیارت کا شرف بخشا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ثُمَّ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ۔"

پھر وہ لکھتے ہیں:۔

"عزیز فرید احمد کی امّی کا اور میرا خیال تھا کہ انعام دینے سے قبل بچّے کو تربیت کے طور پر کسی رنگ میں کبھی ترغیب دلائیں گے کہ اس رقم میں سے کچھ چندہ دے دے اور کچھ حصّہ اپنے بھائیوں اور بہن کو دے اور بقیہ رقم اپنے استعمال میں لے آئے لیکن قصیدہ حفظ کرنے سے پہلے ہی ایک دفعہ عزیز نے ہماری تحریک کے بغیر خود اپنا عندیہ یہ ظاہر کر دیا کہ وہ انعام کی ساری رقم حضور انور کی خدمتِ اقدس میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی جاری کردہ تحریک وقفِ جدید کے چندہ کے طور پر پیش کر دے گا کیونکہ حضور اقدس ایدکم اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اس عظیم الشان تحریک کی مالی مضبوطی کا کام اپنے بچّوں کے سپرد کیا ہے۔ پس عزیز کے منشاء کے مطابق مَیں پچاس روپے کا چیک حضور پُرنور کو بھجوا رہا ہوں۔"

اور

عزیز فرید احمد اپنے خط میں لکھتا ہے:۔

"Waleed, Amatul-Naseer and I were promised by our father gifts of sh 50/- each for memorising The Qasida, and I am first to have recieved This gift. Al-hamdulillah !!!

On my part, I have undertaken to present the whole of this amount to your holiness for the purpose of waqf-a-jadid.

This is because you have kindly made the children of Ahmadiyyat responsible for the finance of the Waqf-a-jadid, and I fully realize that your needs for the spreading of Islam must have priority over my personal needs.

Please, therefore, accept the enclosed cheque for Rs. 50/- and grant me the opportunity of earning swab.

I may assure your holiness that your children, though young, are as willing to serve Islam as the grown-ups".

یہ اس بچّے کا خط ہے

تو اس قسم کی نہایت حسین مثالیں بھی ہیں جو ہمارے بچّوں میں پائی جاتی ہیں لیکن بچّے کا ذہن اس قسم کے خیالات کا اظہار صرف اس وقت کر سکتا ہے جب وہ یہ دیکھے کہ اس کے ماحول میں ایسی باتیں ہو رہی ہیں۔ اگر اس کے ماں باپ کو اسلام کی ضرورت کا خیال ہی نہ ہو۔ اگر اس کے ماں باپ اسلام کی ضرورتوں کے متعلق اپنے گھر میں باتیں ہی نہ کرتے ہوں۔ اگر اس کے ماں باپ اس کا تذکرہ گھر میں نہ کرتے ہوں کہ ہمیں اپنی ضرورتیں چھوڑ دینی چاہئیں اور آج اسلام کی ضرورت کو مقدّم

رکھنا چاہیئے۔ اگر یہ نہ ہو گھر کا ماحول تو گھر کے بچّوں کی تربیت ایسی ہو ہی نہیں سکتی۔ جیسا کہ آپ نے ابھی سُنا کہ کس قسم کی تربیت اس بچّے کی ہے۔ چھوٹا بچّہ ہے اور وہ اس قسم کا خط نہیں لکھ سکتا و لی جذبات سے جب تک ایک پاک ماحول میں اس کی تربیت نہ ہوئی ہو۔ یہ احساس کہ میری ضرورتیں اسلام کی ضرورتوں پر قربان ہو جانی چاہئیں اگر ہر بچّے کے دل میں پیدا ہو جائے تو ہمیں کل کی فکر نہ رہے۔ ہم اس یقین سے پُر ہو جائیں کہ جب آئندہ کسی وقت ہمارے بچّوں کے کندھوں پر جماعتِ احمدیہ کا بوجھ پڑے گا وہ اسے خوشی اور بشاشت کے ساتھ اور اس بوجھ کا حق ادا کرتے ہوئے اسکو ادا کریں گے۔

اس خطبہ کے ذریعہ مَیں اپنے تمام بچّوں کو جو احمدی گھرانوں سے تعلق رکھتے ہیں اور ان کے والدین اور گارڈینز (سرپرستوں) کو

اِس طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں

کہ اگر آپ یہ پسند کرتے ہوں کہ جس طرح اللہ تعالیٰ کی رحمتیں آپ پر نازل ہو رہی ہیں اسی طرح آپ کی اولاد اور نسل پر بھی نازل ہوں تو آپ اپنے بچّوں کی تربیت کچھ اس رنگ میں کریں کہ ہر ایک کے دل میں یہ احساس زندہ ہو جائے اور ہمیشہ بیدار رہے کہ ایک عظیم مہم اللہ تعالیٰ نے توحید کے قیام اور غلبۂ اسلام کے لئے جاری کی ہے احمدیت کی شکل میں۔ اور اب ہمیں اپنا سب کچھ قربان کر کے اس مہم میں حصّہ لینا اور اسے کامیاب کرنا ہے اور اللہ تعالیٰ کے اِن انتہائی فضلوں اور رحمتوں کا وارث بننا ہے جن کا وعدہ اس نے ہم سے کیا ہے۔

دوسرا امر

جس کی طرف مَیں آج جماعت کو توجہ دلانا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں فرماتا ہے

وَاٰتٰىكُمْ مِّنْ كُلِّ مَا سَاَلْتُمُوْهُ وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا۔

اس سے پہلے اللہ تعالیٰ نے یہ مضمون بیان کیا ہے کہ چاند اور سورج اور عالمین کی دوسری چیزیں ہم نے پیدا کیں اور ان کو تمہاری خدمت میں ہم نے لگا دیا۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ اس آیت میں یہ فرماتا ہے کہ تم نے اس سے جو کچھ بھی مانگا وہ اس نے تمہیں عطا کیا اور اس سے زیادہ بھی دیا کیونکہ تم نے جو کچھ مانگا وہ محدود تھا۔ لیکن اس نے جو کچھ تمہیں دیا اس کا شمار نہیں۔ حد بندی اس کی نہیں ہو سکتی۔ قیمت اس کی نہیں لگائی جا سکتی۔

اس کی ایک تفسیر تو یہ کی جاتی ہے جو اپنی جگہ درست ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری پیدائش سے قبل ہماری ضرورتوں کو پورا کر کے ہم پر بے شمار احسان کئے ہیں اور ان احسانوں کا بھی ہم اپنی زندگی میں شکر ادا نہیں کر سکتے اور وہ شمار نہیں ہو سکتے" اور جو تم نے مانگا کے معنے یہ ہوں گے کہ جو تم نے زبانِ حال سے مانگا یعنی جس مقصد کے لئے تمہیں پیدا کیا گیا تھا اس مقصد کے حصول کے لئے جس چیز کی بھی تمہیں ضرورت تھی اس کا سامان بغیر تمہارے علم کے اور بغیر تمہارے مانگے کے ہم نے تمہیں عطا کر دیا تھا لیکن

اس کے ایک دوسرے معنی

یہ بھی صحیح طور پر کئے جا سکتے ہیں کہ جو تم مانگتے ہو وہ بھی ہم دیتے ہیں۔ مگر تمہیں صرف اتنا ہی نہیں دیتے جتنا تم مانگتے ہو بلکہ اس سے کہیں زیادہ دیتے ہیں اور ہمارے فضلوں کا تم شمار نہیں کر سکتے اتنی کثرت سے ہم دیتے ہیں۔ اب دیکھیں مَیں یورپ کے سفر پہ جا رہا تھا۔ مَیں نے بھی بڑی دعائیں کیں۔ جماعت کو بھی اللہ تعالیٰ نے توفیق دی کہ وہ بہت دعائیں کریں۔ پس ساری جماعت نے اس سفر کے متعلق اللہ تعالیٰ سے بہت کچھ مانگا۔ یہ مانگا کہ جس غرض کے لئے سفر اختیار کیا جا رہا ہے اللہ تعالیٰ اس غرض کو پورا کرے۔ یہ مانگا کہ ان قوموں پر اتمامِ حجّت ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ انہیں توفیق دے کہ ان کے جو ذرائع ان تک بات کو پہنچانے والے ہیں وہ مجھ سے تعاون کریں۔ اخبار ہیں، ریڈیو ہے، ٹیلی ویژن ہے۔ آپس کی گفتگو ہے۔ مجھ سے ملنے کے بعد مثلاً ایک شخص دوسری جگہ جا کے باتیں کرتا ہے وہ بھی ایک ذریعہ ہے میری بات کو بعض اَور دوسروں تک پہنچانے کا۔ تو آپ نے اللہ تعالیٰ سے یہ مانگا کہ جس غرض کے لئے مَیں گیا ہوں جو اتمامِ حجّت کرنا چاہتا ہوں اللہ تعالیٰ ان قوموں کو اور ان کے نمائندوں کو یہ توفیق عطا کرے کہ جو باتیں اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات سے تعلق رکھنے والی اور

نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے احسانِ عظیم

سے تعلق رکھنے والی اور قرآن کریم کے نُور اور اس کے حُسن اور اس کی خوبی سے تعلق رکھنے والی ہیں ان کے کانوں تک پہنچانا چاہتا ہوں یہ لوگ میری باتیں ان کے کانوں تک پہنچا دیویں۔ آپ نے یہ بھی مانگا (جزاکم اللہ احسن الجزاء) کہ اللہ تعالیٰ مجھے خیریت سے رکھے اور اپنی ذمہ داری کو ادا کرنے کی توفیق عطا کرے اور پھر خیریت سے واپس لے کے آئے۔ ہر آن ہمیں اس کے فضل کی ضرورت ہے۔ اس کے سہارا کے بغیر تو ہم ایک سانس بھی نہیں لے سکتے۔ تو مَیں آپ کے لئے دعائیں کرتا ہوں آپ میرے لئے دعائیں کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ صحت کے ساتھ زندگی عطا کرے اور توفیق دے کہ اس خدمت کو احسن طور پر بجا لاؤں جو میرے سپرد کی گئی ہے اور آپ وہ کام بجا لائیں جو آپ کے سپرد کیا گیا ہے۔ تو بہت کچھ مانگا جماعت نے اور مَیں نے۔ گویا ہم سب نے مل کے۔ کیونکہ ہمارا ایک ہی وجود ہے۔ لیکن ہم نے جو مانگا وہ غیر محدود نہیں تھا محدود سے چند نیک خواہشات تھیں جن کے پورا ہونے کے لئے دعا کی گئی تھی۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے جیسا کہ اس آیت میں وعدہ کیا ہے آپ کی دعاؤں کو قبول کر کے وہ بھی دیا جو آپ نے اس سے مانگا تھا۔

وَاٰتٰىكُمْ مِّنْ كُلِّ مَا سَاَلْتُمُوْهُ

جو بھی آپ نے مانگا وہ بھی اس نے دیا اور اس سے بڑھ کے دیا

وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا

اتنا دیا کہ ہم اس کا شمار نہیں کر سکتے۔ بارش کے قطروں کا گن لینا ممکن ہے مگر

اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا شمار بالکل ممکن نہیں

قطعاً ناممکن ہے۔ اور ان دنوں میں تو اللہ تعالیٰ کے بے حد فضل اور رحمتیں آسمان سے نازل ہو رہی تھیں اتنی کہ اُن کا کوئی شمار نہیں۔

ان بے شمار فضلوں کے نتیجے میں ایک تو ہمیں اللہ تعالےٰ کا ہر وقت شکر ادا کرتے رہنا چاہیئے۔ کیونکہ خدا تعالےٰ کا وہ بندہ جو اپنے رب کے ارفع اور اعلیٰ مقام نیز اپنے مقام کو جو عاجزی اور نیستی کا مقام ہے پہنچانتا ہے۔ وہ ہر وقت اس کے شکر میں محو رہتا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی میں نے یہ بھی سوچا کہ اب جماعت کو اللہ تعالےٰ کے بے شمار فضلوں کی بارش اپنے پر پڑتے دیکھ لینے کے بعد یہ خواہش پیدا ہو گئی ہے۔ کہ اسی کثرت سے اللہ تعالےٰ کے فضل اس پر نازل ہوتے رہیں۔ جس طرح بعض لوگ اپنے جسم کی بناوٹ اور عادت کے نتیجہ میں بہت زیادہ کھاتے ہیں اور بعض ہیں جو اپنے جسم کی بناوٹ اور عادت کے نتیجہ میں بہت کم کھانے والے ہیں۔ تو جو کم کھانے والے ہیں۔ ان کو کم ملے تو انہیں کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔ لیکن جس کے جسم کی بناوٹ اور اس کی عادت یہ ہو جائے کہ وہ زیادہ کھائے۔ اس کو اگر آپ پانچ روٹیاں بھی دیں گے تو وہ کہے گا کہ میں تو ابھی بھوکا ہی ہوں۔ میری تو سیری نہیں ہوتی۔ اسی طرح جماعت اب اللہ تعالےٰ کی رحمتوں کی متواتر اور کثرت سے برسنے والی بارش سے ہی سیر ہو سکتی ہے اور اس روحانی سیری کے حصول کے لئے

تمہیں "شکر" کو انتہا تک پہنچا دینا چاہیئے

تاکہ اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ کے مطابق کہ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ تمہارے انتہائی شکر کو دیکھ کے اپنی رحمتوں اور فضلوں کو پہلے کی نسبت بھی زیادہ کثرت کے ساتھ تم پر نازل فرمائے۔ اور رحمتوں کے نزول کے اس نے جو ذرائع ہمیں بتائے ہیں یا ہم پر جو دروازے کھولے ہیں۔ ہم ان کو پہچانیں۔ اور ان سے فائدہ اٹھائیں۔

رحمتوں اور برکتوں کے نزول کا ایک دروازہ

جو اس نے ہم پر کھولا ہے وہ جلسہ سالانہ ہے ہمارا۔ جلسہ سالانہ پر اللہ تعالیٰ کے وعدہ کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد . . . . کی روشنی میں ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ بے شمار برکتیں نازل ہوتی ہیں خدا تعالےٰ کی۔ اور بہت سارے گناہ اور غفلتیں اور کوتاہیاں اور کمزوریاں اور نقائص مغفرت کی چادر میں ڈھانپ دئے جاتے ہیں۔ احمدیوں کا کثرت سے جلسہ پر آنا بھی ایک معجزہ ہے خدا کے مسیح کا۔ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم روحانی فرزند کا اور بڑی قربانی ہے جماعت کی۔ جو اس موقع پر بھی وہ پیش کرتی ہے یہ تو درست ہے کہ ہماری جماعت میں بعض امیر بھی ہیں جن پر جلسہ میں شمولیت کی وجہ سے کوئی مالی بار نہیں پڑتا نہ وہ کوئی تنگی محسوس کرتے ہیں جس طرح وہ گھروں میں خرچ کر رہے ہوتے ہیں اس موقع پر بھی خرچ کرتے ہیں ان کو یہ احساس ہی نہیں ہوتا کہ ہم پہ کوئی بار پڑا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں بھی اپنی برکتوں اور رحمتوں سے نوازتا ہے۔ لیکن اکثریت ایسے لوگوں کی ہے کہ جو سال بھر جلسہ میں شمولیت کی تیاری کرتے رہتے ہیں۔ پیسہ پیسہ جوڑتے ہیں۔ بعض کھانے کے خرچ میں سے ایک حصہ بچاتے ہیں۔ کپڑے نہیں بناتے بچوں کو ننگے پاؤں پھرنے دیتے ہیں تاکہ ان کے پاس اتنے پیسے جمع ہو جائیں کہ وہ جلسہ میں شریک ہو سکیں۔ اگر آپ اس تفصیل میں جائیں اور آنیوالوں کا تفصیلی جائزہ لیں تو حیران ہو جائیں آپ انکے ایثار اور قربانی کو دیکھکر کسی اور کے سامنے یہ باتیں رکھیں تو وہ مانے گا نہیں۔ وہ کہے گا یونہی گپیں مار رہے ہو تم۔ ایسا کیسے ہو سکتا ہے کہ پچاس ساٹھ ہزار آدمی جلسہ میں شامل ہونے کی غرض سے اس قسم کی تکالیف سارا سال برداشت کرتا رہا ہو۔

پس جماعت جلسہ میں شمولیت کے لئے بڑی قربانیاں دیتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ جو بڑا ہی فضل کرنے والا اور بڑی رحمت کرنے والا ہے جماعت پر ان دنوں میں بھی اور بعد میں بھی ان قربانیوں کو دیکھ کے لیکن خصوصاً ان دنوں میں بڑی برکت نازل کرتا ہے۔ ان کی دعاؤں کو قبول کرتا ہے۔ مغفرت کی چادر میں ان کو چھپا لیتا ہے۔ اپنے نور کی چادر میں انہیں لپیٹ لیتا ہے۔ جب وہ آتے ہیں تب بھی وہ مخلص احمدی ہوتے ہیں۔ لیکن جب وہ واپس لوٹتے ہیں تو اپنے اخلاص میں پہلے سے بھی کہیں بڑھ کے ہوتے ہیں۔

جلسہ کے موقعہ پر اللہ تعالیٰ کی رحمت کے نظارے

دیکھتے ہیں۔ ایک دوسرے کے لئے دعائیں کرتے ہیں ایک لاکھ آدمی اجتماعی دعا کر رہا ہو۔ اللہ تعالےٰ کا دروازہ کھٹکھٹا رہا ہو۔ اگر خلوص نیت ہو۔ اگر کبر نہ ہو، اگر نخوت نہ ہو، اگر یہ خیال نہ ہو کہ ہمارا کوئی حق ہے جو ہم نے اپنے رب سے لینا ہے بلکہ نہایت عاجزی اور تواضع اور انکسار کے ساتھ دعائیں کی جائیں۔ تو اتنا بڑا مجمع جب دعا کرتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ کی رحمت جوش میں آتی ہے اور اللہ تعالےٰ کی رحمت کے زندہ نشان جلسہ کے ایام میں ہزاروں احمدی دیکھتے ہیں چونکہ یورپ کے سفر کو اللہ تعالیٰ نے اپنی بے انتہا رحمت سے بڑا بابرکت کر دیا۔ اور اللہ تعالےٰ کے بے شمار احسانوں کو ہم نے اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا ہے۔ اس لئے ہمارا احساس فقر تیز ہو گیا ہے۔ ہماری احتیاج زیادہ ہو گئی ہے۔ پس ہم تبھی خوش ہو سکتے ہیں کہ ہم سے ایسے کام اللہ تعالیٰ کی توفیق سے سرزد ہوں۔ کہ جن کے نتیجہ میں وہ پہلے سے بھی زیادہ ہم پر رحمتیں کرنے لگے۔ اور وہ جیسا کہ قرآن کریم نے ہمیں بتایا ہے۔ صحیح شکر کے نتیجہ میں ہی ہوتا ہے پس اللہ تعالےٰ کے حضور شکر کے طور پر مزید قربانی دیں۔ جو پہلے نہیں آ سکتے تھے وہ اس سال جلسہ پر آئیں۔ اور

زیادہ سے زیادہ دوست جلسہ سالانہ پر جمع ہوں

اس کیلئے ابھی سے تیاری کر لیں۔ اگر پہلے تیاری نہیں کی کسی نے۔ رخصتیں لینی ہوتی ہیں گھر کو سنبھالنے کے لئے انتظام کرنا ہوتا ہے۔ پانچ دس دن کے لئے گھر اکیلا چھوڑنا ہوتا ہے۔ خصوصاً جب اس محلہ کی اکثریت احمدیوں کی ہو اور وہ جا رہے ہوں تو کئی دوست اپنے گھروں کو بظاہر "عورۃ" چھوڑ کر جلسہ میں شمولیت کے لئے آجاتے ہیں اور اپنے گھروں کو ننگا چھوڑ آتے ہیں۔ منافقوں نے تو کہا تھا کہ ہمارے گھر عورۃ ہیں۔ ہم جہاد میں شامل نہیں ہو سکتے۔ احمدی کہتا ہے کہ منافق کو میرا گھر بھی عورۃ نظر آئے گا۔ کیونکہ ان گھروں پر خدا تعالےٰ کی رحمت اور حفاظت کا نزول اُسے نظر نہیں آ رہا۔ اللہ تعالیٰ کے فرشتے اس کو نظر نہیں آ رہے تو تم منافق عورۃ اس کو سمجھو گے اس کو تمہاری زبان میں عورۃ ہی چھوڑ جاتا ہوں۔ کیونکہ مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالےٰ میرے گھر کی حفاظت کرنے والا ہے۔ اور اکثر اللہ تعالےٰ حفاظت بھی کرتا ہے اور بعض دفعہ امتحان بھی لیتا ہے۔ لیکن مومن کہتا ہے کہ اے خدا! میں اپنے گھر کو اکیلا چھوڑ آیا تیری رضا کے حصول کے لئے۔ اگر تیری رضاء کا حصول جلسہ

میں شمولیت کی عاجزانہ قربانی اور گھر کے لُوٹے جانے کے نتیجہ میں حاصل ہوتا ہے۔ تو مَیں اس پر بھی خوش ہوں۔ میرا گھر ہزار بار لوٹا جائے تیری رضا ایک لحظہ کے لئے مجھ سے جدا نہ ہو وہ مجھے ہمیشہ حاصل رہے۔

پس

میں دوستوں کو اس طرف توجہ دلاتا ہوں

کہ وہ جلسہ میں زیادہ سے زیادہ شامل ہوں۔ اس نیّت سے بھی اس دفعہ شامل ہوں کہ آپ اللہ تعالیٰ کے ان فضلوں اور رحمتوں کا شکر بجالانا چاہتے ہیں۔ جن کا مشاہدہ ساری جماعت نے میرے سفر یورپ کے دوران کیا۔ اور اس امید اور یقین اور وثوق کے ساتھ بھی اللہ تعالیٰ کے حضور اپنے شکر کو پیش کریں کہ جو حقیقی معنی میں خدا تعالیٰ کے حضور شکر کے سجدے بجا لاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے لئے زیادتی کے سامان پیدا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بے شمار رحمتوں کو ہم نے اپنے اوپر نازل ہوتے دیکھا ہے اور اب ہمیں کثرتِ بارانِ رحمت کا چسکہ پڑ چکا ہے۔ جس کے بغیر ہمارے لئے سیر ہونا ممکن نہیں۔ اس غرض سے کہ بارانِ رحمت کثرت سے ہم پر نازل ہوتی رہے ایثار اور قربانی کی ہر راہ کو ہمیں اختیار کرنا چاہیئے۔ ایک راہ بطور شکر کے جلسہ سالانہ میں کثرت سے شمولیت ہے۔ پس احباب جماعت کو چاہیئے کہ پہلے سالوں کی نسبت زیادہ تعداد میں وہ جلسہ پر آئیں۔ یہ دعائیں کرتے آئیں کہ پہلے سالوں کی نسبت زیادہ دعاؤں کی اللہ تعالیٰ انہیں توفیق عطا کرے۔ اس امید اور توقع سے آئیں۔ کہ پہلے سالوں کی نسبت اللہ تعالیٰ ان کی دعاؤں کو زیادہ قبول کرے گا اور وہ اپنے رب کی رحمتوں کے پہلے سے زیادہ نشان دیکھیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں واقعی ایسا بنا دے۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

ضروری اعلان

اگر کسی شہر کے ایجنٹ صاحب ۶۷/۱۱/۱۶ کے بعد احباب جماعت کو پرچہ تقسیم نہ کریں تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ انہوں نے نہ تو بقایا کی ادائیگی کی طرف کوئی توجہ دی ہے اور نہ ہی بل ادا کیا ہے۔ جس کی وجہ سے دفتر ھذا نے مجبوراً ان کے بنڈل کی ترسیل روک دی ہے۔ (مینجر الفضل)

حدیث النبی صلے اللہ علیہ وسلم

نمازِ عصر کی اہمیت اور فضیلت

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الَّذِیْ تَفُوْتُہٗ صَلٰوۃُ الْعَصْرِ فَکَاَنَّمَا وُتِرَ اَہْلَہٗ وَمَالَہٗ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰہِ یَتِرَکُمْ اَعْمَالَکُمْ وَتَرْتَ الرَّجُلَ قَتَلْتَ لَہٗ قَتِیْلًا اَوْ اَخَذْتَ لَہٗ مَالًا۔ (صحیح بخاری)

ترجمہ:-

عبداللہ بن یوسف نے ہم سے بیان کیا۔ کہا مالک نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے نافع سے اور نافع نے ابن عمر سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کی نماز عصر جاتی رہی تو گویا اس کا گھر بار اور مال لوٹ لیا گیا۔ ابو عبد اللہ نے کہا یَتِرَکُمْ اَعْمَالَکُمْ وَتَرْتَ الرَّجُلَ۔ جب تم اس کا آدمی مار ڈالو یا اس کا مال لے لو۔

تشریح:-

قرآن مجید میں آتا ہے لَنْ یَّتِرَکُمْ اَعْمَالَکُمْ یعنی اللہ تمہارے اعمال میں تم سے ہرگز کمی نہیں کرے گا۔ دراصل یہ لفظ جان مال کے ایسے نقصان پر بولا جاتا ہے کہ جس کا کوئی بدلہ یا معاوضہ نہ ہو۔ مَوْتُوْر اس شخص کو کہتے ہیں جس کا کوئی آدمی قتل کیا جائے اور وہ بدلہ نہ لے سکے۔ ایسے شخص کا غم اور افسوس حد درجہ کا ہوتا ہے جو شخص اپنے گھر بار یا اپنی تجارت کے دھندے میں ایسا [illegible] ہو کہ اسے نماز عصر کی نماز پڑھنے کا بھی خیال نہ رہے اس کا افسوس کرنا ایسا ہی ہے جیسا اس شخص کا افسوس جس کا مال اور گھر بار لوٹ لیا جاتا ہے۔ اور وہ اس کو واپس لینے پر قدرت نہیں رکھتا۔ غرض ایک تشبیہ سے اس گناہ کی نوعیت واضح کی گئی ہے کہ یہ چھنا ہوا متاع کسی طرح واپس نہیں مل سکتا۔ ایک روایت میں ہے حَبِطَ عَمَلُہٗ اس کی محنت اکارت گئی۔ یعنی اس نے اپنے دنیا کے دھندے دینی کام پر مقدم رکھے ہیں اس لئے اس گناہ کی یہ سزا ہوگی کہ اس کی محنت بے برکت ہوگی۔

شام اور عشاء کے اوقات ایسے ہوتے ہیں کہ آدمی کو ان میں ایک گونہ کاروبار سے فراغت حاصل ہوتی ہے اور عصر کا ایک ایسا وقت ہے جس میں لین دین کا کاروبار ہوتا ہے اور اس وقت انسان کے اخلاصِ عمل کا امتحان ہوتا ہے اور پتہ چلتا ہے کہ کس شخص نے باقی نمازیں پورے اخلاص اور شوق سے پڑھی تھیں اور کس نے رسمی طور پر کیونکہ مخلصانہ روح کی بے قراری و شوق پر کوئی کاروبار غالب نہیں آسکتا۔ پس جس شخص نے جانتے بوجھتے عصر کی نماز اپنی کسی دنیاوی غرض کی وجہ سے ترک کر دی اس نے یقیناً اس بات کا ثبوت دے کہ وہ مخلصانہ روح سے خالی ہے اور اس کی باقی نمازیں بھی صرف رسم و رواج کا بے جان ڈھیر تھا۔ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُہٗ۔ اس لئے وہ اس بات کا مستحق ٹھہرا کہ اس کا پہلا عمل بھی رائیگاں جائے۔ یہ مفہوم ہے اس حدیث کا اور آیت

حَافِظُوْا عَلَی الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوۃِ الْوُسْطٰی وَ قُوْمُوْا لِلّٰہِ قَانِتِیْنَ ۝ (البقرہ: ۲۳۹)

میں جو درمیانی نماز کی حفاظت کی بابت خاص تاکید کی گئی ہے یہ وہ نماز ہے جو مشاغل دنیویہ کے درمیان آجائے خواہ کوئی نماز ہو جس نماز کے ضائع ہونے کا خوف ہوگا اسی کی حفاظت سے متعلق یہ تاکید ہے۔

احادیث نبویہ میں نماز عصر کو خصوصیت اس لئے دی گئی ہے کہ بعض مرتبہ کہ معمولی حالات میں یہی نماز ایسے وقت میں ہوتی ہے۔ جب بازارِ تجارت گرم ہوتا ہے۔ بعض روایات میں نماز صبح کی بھی تاکید ۴

۴

ہے۔ کیونکہ خوابِ غفلت میں اس نماز کے بھی ضائع ہونے کا خوف ہوتا ہے۔ فَاِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ لَّا تُغْلَبُوْا الخ سے ظاہر ہے کہ صبح اور عصر کی نماز ایسے اوقات میں واقع ہوئی ہیں جن میں نیند یا کاروبار کا غلبہ ہوتا ہے۔ دونوں حالتوں میں انسان کے غافل ہونے کا اندیشہ ہے۔ پس جو شخص عام موانع کا مقابلہ کرکے اللہ تعالیٰ کی مناجات کے لئے وقت پر حاضر ہوجاتا ہے وہ اپنے شوق و اخلاص کا ثبوت دیتا ہے روزِ جزا کو اس مناجات کے بدلے میں اسے دیدار الٰہی نصیب ہوگا۔

سورہ قٓ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

لَہُمْ مَّا یَشَآءُوْنَ فِیْہَا وَلَدَیْنَا مَزِیْدٌ ۝ (آیت ۳۶)

لَدَیْنَا مَزِیْدٌ سے دیدار الٰہی مراد ہے (فتح الباری جلد ۲) حدیث میں جو تشبیہ دی گئی ہے وہ رؤیت یعنی دیکھنے کی ہے نہ ذات باری تعالیٰ کی۔ لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ اس کی مانند کوئی شے نہیں اور اس رؤیت کا ادراک اس دنیا میں اور ان آنکھوں سے کرنا ممکن نہیں۔

سوئٹزرلینڈ میں تبلیغ کی کامیاب جدّوجہد

ایک پادری کی طرف سے مسیحی عقیدہ سے انحراف کا اظہار۔ ایک عیسائی پروفیسر کی طرف سے نوجوانوں کو حضرت مصلح موعود کا مضمون پڑھنے کا مشورہ
اسلام کے قبلۂ اوّل پر ڈاکٹر فاضل جمالی کی احمدیہ مسجد میں تقریر
احمدیہ مشن کی طرف سے عربوں کے خلاف یہودیوں کے وسیع پراپیگنڈا کا تدارک

(مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ بی۔اے۔ ایل ایل۔بی۔ امام مسجد محمود سوئٹزرلینڈ)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ نے حال ہی میں یورپ کے دورہ سے واپسی پر اپنے ایک خطاب کے دوران فرمایا ہے کہ عیسائی اپنے عقائد کو خیرباد کہہ رہے ہیں اس ضمن میں ایک پادری کا بیان قارئین الفضل کے لئے موجب دلچسپی ہوگا۔

پادری ہالن سٹائین کی قیادت میں مسیحی نوجوانوں کی آمد

یہاں معمول ہے کہ مختلف سوسائیٹیاں مسجد محمود کو اس کی مذہبی اور سماجی اہمیت کے پیش نظر اپنے پروگرام میں شامل کرلیتی ہیں۔ ان گروہوں میں سے جو لوگ آتے ہیں کئی ان میں سے اسلام کے بارہ میں مضحکہ خیز تاثرات رکھتے ہیں اور کچھ وقت یہاں گزارنے سے اُن کی کئی غلط فہمیوں کا ازالہ ہو جاتا ہے۔ یکم ستمبر کو ایک پادری صاحب آئے جن کا نام ہالن سٹائین (HALLENSTEIN) تھا۔ یہ ایک دفعہ پہلے بھی آچکے ہیں اور قرآن کریم خرید چکے ہیں۔ اس دفعہ ان کے ساتھ ۲۵ نوجوان تھے۔ خاکسار نے ابتداء میں ہی تقریر کی اور اسلامی عقائد و تعلیم کو واضح کیا اور الوہیت کے معتقدات کی بالواسطہ تردید کی۔ اس کے بعد تبادلۂ خیالات شروع ہوا۔ مسیح کی بن باپ ولادت کے ذکر پر میں نے بتایا کہ یہ فضیلت کی دلیل نہیں ہے کیونکہ طبّی تحقیق نے ثابت کر دیا ہے کہ نہ صرف ادنیٰ کیڑوں میں بلکہ خود انسانوں میں بھی بغیر باپ کے بچے پیدا ہو جاتے ہیں۔ اس پر پادری ہالن سٹائین نے کہا "ہمارے نزدیک تو مسیح کی بن باپ ولادت تاریخی لحاظ سے درست نہیں ہے اور ہم اس نظریہ کو تسلیم ہی نہیں کرتے کہ وہ بن باپ پیدا ہوئے تھے۔ گویا انہوں نے یہ اعتراف کر لیا کہ ہم اب مخصوص مسیحی عقائد کو خیرباد کہہ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے تو مسیح کو اسرائیلی باپ کے بغیر اس لئے پیدا کیا تا وہ بنی اسرائیل کو تنبیہہ کرے کہ وہ نعمتِ نبوت کی اہلیت کھوتے جاتے ہیں اور آئندہ نبی موعود (علیہ السلام) بنی اسمٰعیل میں سے ہوگا۔ لیکن مسیحی اس حکمت کو نہ سمجھے اور انہوں نے مسیح کو ورثہ کے گناہ سے پاک قرار دیتے ہوئے کفارہ کی بنیاد بنا لیا۔ یہ ایک غیر منطقی ڈھانچہ تھا اسکے مٹنے کے ساتھ ایک صداقت بھی اس کا شکار ہو گئی۔

خیر یہ تو ایک جملہ معترضہ تھا۔ اسی مجلس میں تقریباً دو گھنٹے تک دلچسپ و مفید بحث جاری رہی۔ مَیں نے ان کے عقائد کے بنیادی صحیفہ "بائیبل" کی تاریخی حیثیت پر تنقید شروع کی الحاپر پادری صاحب نے مجھے مخاطب کرتے ہوئے کہا "ہمیں یہ اعتراف ہے کہ آپ اس بارہ میں ہم سے زیادہ واقفیت رکھتے ہیں۔"

پادری صاحب نے اپنی تعلیم کے دوران کے ایک واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ ایک دفعہ ہمارا امتحان قریب تھا۔ ہمارے نصاب کا ایک حصہ بائیبل پر تنقید بھی تھا ہمارے پروفیسر نے کہا کہ اس بارہ میں وسیع لٹریچر موجود ہے لیکن آپ اس سارے لٹریچر کو کہاں پڑھیں گے میرا مشورہ یہ ہے کہ آپ جماعتِ احمدیہ کے شائع کردہ قرآن کریم کے دیباچہ کے قریباً پچاس صفحات جن میں بائیبل پر تنقید کی گئی ہے پڑھ لیں۔ بس یہی کافی ہوگا۔" یہ ایک مسیحی عالم اور پروفیسر کی زبان سے حضرت سیدنا المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کو بڑا خراجِ تحسین ہے۔

ہمبرنس سوسائیٹی کے اراکین کی آمد

اس کے پانچویں روز یعنی ۵ ستمبر کی شام کو ہوئرگن (HOERGEN) کے قصبہ سے ہمبرنس سوسائیٹی کے اراکین اپنے صدر ڈاکٹر ہوئبی (HOEBI) کی قیادت میں آئے ان میں نوجوان بھی تھے اور بوڑھے بھی لیکن اسلام کے اس حکم نے کہ شراب نہ پی جائے نے ان کی طبائع میں ایک سنجیدگی اور سوچ کا مادہ پیدا کر دیا تھا اور خاکسار کی ابتدائی تقریر کے بعد ان کے ساتھ تبادلہ خیالات خاصہ پُرلطف رہا۔ یقیناً شراب کے خلاف جدوجہد کرنے والوں کے لئے یہ امر حیرت کا موجب ہے کہ کس طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسلامی معاشرہ کو شراب سے بالکل پاک کر دیا۔

یہ تقاریب ہمارے لٹریچر کی اشاعت کا بھی ذریعہ بنتی ہیں۔ لیکچر روم میں جرمن اور دیگر زبانوں میں کتب سجا کر رکھی ہوتی ہیں اور تقریب سے قبل اور بعد مہمان ان کو دیکھتے اور حسبِ پسند خریدتے ہیں۔ اور چھوٹے پمفلٹ خصوصاً "میں اسلام کیوں مانتا ہوں" اور "مسیح کشمیر میں" تمام کو مفت پیش کر دئے جاتے ہیں۔ یکم ستمبر کی تقریب پر پادری صاحب اور بعض نوجوانوں نے کتب خریدیں لیکن اس دوسری تقریب کے موقع پر خریدنے کے علاوہ مہمانوں نے اصرار کے ساتھ مسجد کے لئے عطیہ بھی دیا۔

ایک موضوع جو ان دونوں تقاریب میں زیرِ بحث آیا۔ مسئلہ فلسطین ہے۔ صیہونیت کا ان ممالک میں زبردست پراپیگنڈا ہے۔ عربوں اور یہودیوں کی گزشتہ جنگ کے دوران تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اس ملک میں بستے ہی صرف یہودی ہیں۔ ہر ایک یہودیوں کی حمایت میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کرتا تھا۔ اور یہ مسجد تو کئی لوگوں کی آنکھوں میں خار کی طرح کھٹکنے لگی تھی۔ جو لوگ ہم مسلمانوں سے ہمدردی رکھتے تھے وہ بھی اس کے اظہار سے ڈرتے تھے۔ مگر مجھے اس امر کے اظہار میں مسرت ہے کہ انتہائی متعصب طبقہ کے علاوہ عام سوئس جو سرسری طور پر محض یہودی پراپیگنڈا سے متاثر ہے صحیح واقعات سنکر زیادہ الجھتا نہیں اور بات کو سمجھ جاتا ہے۔ چنانچہ مَیں نے محسوس کیا کہ ایک حد تک عربوں سے ہمدردی کی رو ان گفتگوؤں کے نتیجہ میں پیدا ہو گئی۔

میرے لئے اس معاملہ میں مشعلِ راہ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کا ایک ارشاد ہے۔ حضور نے ۱۹۴۵ء میں خاکسار کی انگلستان کو روانگی سے قبل خاکسار کو یہ ہدایت دی کہ وہاں پر مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت کے لئے جدّوجہد کرتے رہیں کیونکہ ان کے حقوق کی حفاظت کرنے والا وہاں کوئی نہیں اور اللہ تعالیٰ نے وہاں اس ارشاد کی تعمیل کی توفیق بخشی۔ اب یہی حال اس ملک میں عرب بھائیوں کا ہے سارا پراپیگنڈا یکطرفہ جا رہا ہے۔ بہرحال ہم سے جو بن پڑتا ہے کئے جاتے ہیں۔

مسٹر مسز رفیق چانن کے اعزاز میں ظہرانہ

تیسری تقریب ہمارے سوئس احمدی بھائی رفیق چانن کے اعزاز میں منعقد ہوئی۔ آپ کئی سال پاکستان میں قیام اور وہاں پر شادی کے بعد بیگم اور بیٹا سمیت تعطیل منانے کے لئے سوئٹزرلینڈ آئے۔ ۱۰ ستمبر کو ان کے اعزاز میں ظہرانہ کی تقریب منعقد ہوئی جس میں اپنے احباب و خواتین کی ایک تعداد مدعو تھی۔

"ربوہ ـــ ایک عالمی تحریک کا مرکز" کے موضوع پر مسٹر رفیق چانن کی تقریر

اسی سہ پہر کو ان کی پبلک تقریر رکھی گئی تھی جس کے لئے تقریباً دو سَو دعوت نامے جاری کئے گئے تھے۔ حاضرین کی تعداد اتنی ہو گئی کہ لیکچر روم میں سمانا مشکل تھا اس لئے مسجد میں تلاوت کے بعد برادرم کمال فولمار نے خوش آمدید کا ایڈریس پیش کیا جس کے شکریہ کے بعد مسٹر رفیق چانن نے "ربوہ ـــ ایک عالمی تحریک کا مرکز" کے موضوع پر از حد دلچسپ اور مفید تقریر کی۔ آپ نے جماعتِ احمدیہ کے مرکز کے تعلیمی، تبلیغی، معاشرتی اور تربیتی کام کا ذکر کیا اور بتایا کہ کس طرح ایک چھوٹا سا قصبہ عالم اسلام میں ایک مثالی حیثیت کا حامل ہے اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی نئی تحریکات کیا انقلاب لا رہی ہیں۔ آپ نے حاضرین کو خود جاکر ربوہ کو دیکھنے کی دعوت دی جہاں سلسلہ احمدیہ کے مہمان خانہ کے دروازے ہر مہمان کے لئے آٹھوں پہر کھلے رہتے ہیں۔ آپ نے ربوہ کی اتنی دلکش تصویر کھینچی کہ سامعین گہرے طور پر متاثر ہوئے۔ اس تقریر نے جماعت اور مرکز کے بارہ میں مزید معلومات کی خواہش کئی قلوب میں پیدا کر دی اور مسٹر چانن سوالات کے جوابات دیتے رہے۔ دیر تک باہمی گفتگو کا یہ مفید سلسلہ جاری رہا۔

(باقی صفحہ ۸ پر)

حقائق و نکات

اقوام کے عروج و زوال کا بنیادی اصول

دنیا کی تاریخ پر نظر ڈالیں تو معلوم ہوتا ہے کہ جب کوئی قوم کوئی دنیوی یا دینی تحریک لے کر اٹھتی ہے تو اس قوم کو اس وقت تک بام عروج پر ترقی نصیب ہوتی رہتی ہے۔ جب تک وہ اپنے اخلاقی اصولوں پر خلوص دلی سے قائم رہتی ہے۔ لیکن جب وہ اپنے اصولوں کو محض اپنے اقتدار کو بڑھانے اور دوسری اقوام پر چھا جانے اور سامراجی اغراض کے لئے استعمال کرنا شروع کرتی ہے۔ تو گو چندے وہ اس میں کامیاب رہتی ہے۔ مگر حقیقت میں اس کا زوال اسی وقت شروع ہو جاتا ہے۔

اس کی بیّن وجہ تو یہ ہے کہ دوسرے لوگ اس وقت تک جب تک اس قوم کی نیت صحیح رہتی ہے اس کا خیر مقدم کرتے ہیں۔ لیکن جب دیکھتے ہیں کہ نیت میں فتور واقع ہو گیا ہے۔ تو رفتہ رفتہ دوسرے لوگ اس سے بیزار ہوتے جاتے ہیں اور ایسی قوم کے راستے مسدود ہو جاتے ہیں اور وہ آگے بڑھنے کی بجائے پیچھے ہٹنے پر مجبور ہو جاتی ہے۔ اس طرح تاریخ کے پیٹ میں ایسی ہزاروں قوموں عروج و زوال دفن ہے۔

آپ تاریخ کے آئینہ میں مسلمانوں کا حال دیکھ لیجئے۔ ایک وقت تھا کہ شام و فلسطین کے علاقوں میں جب مسلمان داخل ہوئے تو خود عیسائیوں نے جو اپنے مذہب کے دشمن سامراجیوں سے سخت بے دل ہو چکے ہوئے تھے مسلمانوں کا استقبال کیا اور یہی وجہ ہے کہ یہ علاقے جلد جلد فتح ہوتے چلے گئے۔

چنانچہ یہ واقعہ ہے کہ ایک شہر کو جب مسلمانوں نے اس خیال سے چھوڑ دیا کہ دشمن کا دباؤ بہت بڑھ گیا تھا تو مسلمانوں نے عیسائیوں سے وصول کی ہوئی جزیہ کی رقم واپس کر دی کہ چونکہ ہم آپ کی حفاظت نہیں کر سکتے۔ اس لئے یہ رقم واپس کی جاتی ہے۔

یہ تو ایک پہلو ہے دوسرا پہلو اس واقعہ کا یہ ہے کہ شہر والے مسلمانوں کو چھوڑنے کے لئے تیار نہیں تھے۔ اور جب چھوڑنا ناگزیر نظر آیا تو سب لوگ دعائیں کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو پھر فتح یاب کر کے واپس لائے۔

اس بات کا متعصب سے متعصب پادری نے بھی اعتراف کیا ہے کہ اس زمانہ میں عیسائی رعایا عیسائی حکمرانوں کی نسبت مسلمان حکمرانوں کو چاہتے تھے۔ کیونکہ مسلمانوں نے عدل و انصاف کا ایسا مظاہرہ کیا کہ جس کی نظیر تاریخ میں نہیں ملتی۔ مگر افسوس ہے کہ بعد میں مسلمانوں کو یہ برتر مقام حاصل نہ رہ سکا۔ اور ان میں بھی ہوا و ہوس کا مرض پیدا ہو گیا۔ اور حقیقت یہ ہے کہ بعض حکمرانوں کی حرص و آز کی وجہ سے تو خود مسلمان رعایا بھی سخت تنگ رہی ہے۔

بعثت نبوی سے تین سو سال تک اخلاق فاضلہ مسلمانوں کا شیوہ رہا۔ اس دوران میں بعض ظالم اور سفاک مسلمان حکمران بھی برسر اقتدار آئے تاہم عام مسلمانوں کا اخلاق دوسروں سے بہت بلند رہا اور گزشتہ ایک ہزار سال کے دوران میں انہوں نے یہ خوبیاں رفتہ رفتہ کھو دیں اور نوبت یہاں تک پہنچ گئی ہے کہ مسلمان آج ہر جگہ سخت نکبت میں گرفتار ہیں اور تمام اقوام ان کی دشمن بن گئی ہیں۔

جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ مسلمانوں کی آج جو خراب حالت ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے اسلام کو چھوڑ دیا ہے بالکل بجا کہتے ہیں۔ مسلمانوں کی موجودہ جو حالت ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ انہوں نے اسلامی اخلاق جن سے انہوں نے ساری دنیا کو موہ لیا تھا۔ کھو دیئے ہیں اور اس کا نتیجہ ہے کہ آج ہر جگہ نقصان اٹھا رہے ہیں۔

یہ کوئی مسلمانوں ہی کی حالت نہیں ہوتی۔ تاریخ کے صفحات اقوام کے عروج و زوال کی داستانوں سے بھرے ہوتے ہیں۔ آپ غور کریں گے تو یہ اصول ہر جگہ کام کرتا ہوا نظر آئے گا کہ جب کسی قوم نے اپنے اخلاقی اصولوں پر خلوص دل سے عمل کیا تو وہ ترقی کرتی چلی گئی۔ لیکن جب اس میں سامراجی عزائم داخل ہوئے تو اسی وقت اس کا زوال شروع ہو گیا۔ تاریخ ہمیشہ اپنے آپ کو دہراتی چلی گئی ہے۔ اور آج جو اقوام ترقی یافتہ کہلاتی ہیں۔ ان میں بھی اسی وجہ سے زوال شروع ہو چکا ہے۔ اور وہ دن دور نہیں کہ یورپی اقوام بھی اسی پر منتج ہوں گی۔ چنانچہ امریکہ ہی کو لے لیجئے کہ جب دوسری اقوام کے متعلق اس کے اصول فی الواقعہ نیک نیتی پر مبنی تھے۔ وہ دنیا میں عظیم مقام حاصل کرتی چلی گئی۔ مگر آج اس میں بھی سامراجی عزائم پیدا ہو چکے ہیں۔ اور ہم دیکھتے ہیں کہ اس جگمگاہٹ کے بعد جو اس کو آج دنیا میں حاصل ہے۔ اندر ہی اندر تاریکی کی گھن بھی پھیلتی چلی جاتی ہے۔ اور جلد ہی وہ ان اقوام میں جا ملے گی۔ جن کا آغاز درخشاں تھا مگر انجام تاریک ترین ہو چکا ہے۔ قرآن کریم نے کیا خوب فرمایا ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ

سوئٹزرلینڈ میں تبلیغ کی کامیاب جدوجہد

(بقیہ صفحہ ۷)

اس ماہ پانچویں تقریب ڈاکٹر محمد فاضل الجمالی کی اسلام کا قبلہ اول کے موضوع پر تقریر تھی۔ ڈاکٹر صاحب عراق میں فوجی انقلاب کے وقت وزیر خارجہ تھے۔ فلسطین پر مجلس اقوام متحدہ میں بحث اور اس کی تقسیم کے وقت وہ وہاں پر عراق کے نمائندہ تھے۔ اور محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کے ساتھ وہ عربوں کے مفاد کی حفاظت کے لئے جدوجہد کرتے رہے۔ آپ ہمیشہ جذبات تشکر کے ساتھ محترم چوہدری صاحب کی خدمات کا ذکر کرتے رہتے ہیں۔ آپ پاکستان کے خیر خواہوں میں سے ہیں۔ اور اسلام کا درد رکھتے ہیں۔ سلسلہ احمدیہ کی خدمات کے از حد مداح ہیں۔ خود اس مسجد میں ۱۵ جولائی کی شام کی تقریب میں جب میں نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ سے تعارف کروایا تو جماعت کو بڑا خراج تحسین پیش کیا۔ یہ تقریب محترم ڈاکٹر محمد محمودی الجاسم ڈپٹی اٹارنی جنرل عراق کے سورۃ بنی اسرائیل کے رکوع اول کی تلاوت کے ساتھ شروع ہوئی۔ خاکسار نے مختصر تعارف کرایا۔ اور ڈاکٹر صاحب نے اپنی لکھی ہوئی تقریر پڑھی۔ آپ نے بتایا کہ یروشلم عالم اسلام میں کیا اہمیت رکھتا ہے۔ یہ کن انقلابات میں سے گزرا۔ اور آئندہ کیا خطرات اور مہمات درپیش ہیں۔ ان کی تقریر کا جرمن ترجمہ محترم ڈاکٹر محمد عز الدین حسن صاحب نے پڑھا۔

خاکسار نے صدارتی تقریر میں بتایا کہ یہود نامسعود کے فلسطین میں پھر جمع کئے جانے کی واضح پیشگوئی قرآن کریم میں موجود ہے۔ لیکن ساتھ ہی الٰہی وعدہ بھی موجود ہے کہ بالآخر خدا تعالیٰ کے صالح بندے اس کے وارث ہوں گے مسلمانوں اور خصوصاً عربوں کے لئے ہر قسم کے مادی ذرائع کو استعمال کرنا بے شک ضروری ہے۔ لیکن اس سے بھی ضروری یہ ہے کہ وہ اپنے اندر ایک نیک تبدیلی پیدا کریں۔ پھر قرآن کریم کو مضبوطی سے پکڑیں۔ اور باہمی اختلاف و افتراق دور کر کے واقعی اپنے آپ کو اس ارض مقدس کا اہل بنائیں۔ تا یہ موعودہ سرزمین ان کو مل سکے۔

اس تقریب میں کئی احباب و خواتین ایسے بھی تھے جو پہلی بار آئے۔ دو فلسطینی ڈاکٹروں نے جو اس وقت بے وطن ہیں بتایا کہ فلسطین کے مسیحیوں کو مسلمان عربوں پر اس قدر اعتماد ہے۔ کہ صدیوں سے یروشلم کے گرجا کی حفاظت نسلاً بعد نسلٍ ایک مسلمان خاندان کے سپرد رہی ہے۔ یہودیوں نے اب قبضہ کے بعد اس خاندان سے چابیاں لے کر پادریوں کے سپرد کیں۔ ان کی حفاظت سے نکالنے کا یہ نقصان ہوا کہ گرجا میں چوری ہو گئی۔ گرجا کا وہ سونا جو مسلمانوں کے قبضہ میں صدیوں سے محفوظ تھا یہودیوں کے قبضہ میں آنے کے چند یوم بعد چوری ہو گیا۔

اس تقریب میں آکسفورڈ کے ایک گریجوایٹ بھی تھے جنہوں نے اسی دن صبح کے وقت اپنے آپ کو فون پر متعارف کیا۔ اور میں نے ان کو مدعو کر لیا۔ آپ کی دلچسپی اسلامی تصوف میں تھی اور وہ اس بارہ میں بعض معلومات کے حصول کے لئے دیر تک ٹھہرے رہے۔ محترم ڈاکٹر برکات احمد صاحب اور محترم ڈاکٹر محمد عز الدین حسن صاحب بھی اس بحث میں شریک رہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام میں اطاعت امام

(از مکرم محمد رشید احمد صاحب ایڈووکیٹ ہائی کورٹ لاہور)

اسلام ایک انتہائی درجے کا نظم و ضبط کا مذہب ہے۔ وہ کسی شخص کو اپنے حلقہ میں جبراً داخل کرنے کا مؤید نہیں۔ اور صاف صاف اعلان کرتا ہے کہ لَاۤ اِکۡرَاہَ فِی الدِّیۡنِ ۔ کہ دین کے معاملہ میں کوئی جبر و تشدد نہیں لیکن جب کوئی شخص اپنی خوشی اور انشراح صدر کے ساتھ اسلام قبول کرتا ہے تو پھر اسلام اس سے اُس نظم و ضبط کی توقع رکھتا ہے۔ جو ایک منظم قوم کے شایانِ شان ہو وہ اپنے ہر فرد کو کامل اطاعت کا نمونہ بنانا چاہتا ہے تاکہ ایک ایسے معاشرے کی تشکیل ہو سکے جس کے افراد سَمِعۡنَا وَ اَطَعۡنَا کا عملی نمونہ ہوں۔ "سنو اور مانو" اسلام کا ازلی و ابدی فرمان ہے۔ اللہ تعالےٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے

اِنَّمَا کَانَ قَوۡلَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ اِذَا دُعُوۡۤا اِلَی اللّٰہِ وَ رَسُوۡلِہٖ لِیَحۡکُمَ بَیۡنَہُمۡ اَنۡ یَّقُوۡلُوۡا سَمِعۡنَا وَ اَطَعۡنَا وَ اُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ ۔

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالےٰ نے یہ بیان فرمایا ہے۔ کہ مومن جب اللہ اور اس کے رسول کی طرف کسی فیصلہ کے لئے بلائے جائیں اور جب کوئی فیصلہ ہو جائے تو مومنوں کے لئے یہی مناسب ہے کہ وہ کہیں ہم نے سنا اور جو کچھ ہم نے سُنا اُس کو مان لیا یہی لوگ جو ہیں کامیاب ہونے والے ہیں۔

پھر فرمایا کہ :۔

وَ مَنۡ یُّطِعِ اللّٰہَ وَ رَسُوۡلَہٗ وَ یَخۡشَ اللّٰہَ وَ یَتَّقۡہِ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡفَآئِزُوۡنَ ۔

یعنی جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کریں اور خدا تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کریں وہ بامراد ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے ان آیات قرآنی کے ذریعہ سے ہم کو اجتماعی ترقی کے لئے ایک نہایت قیمتی گُر بتایا ہے کہ آپس کے اختلافات میں جب تک خدا اور اس کے رسول کو حَکَم نہ بنایا جائے اُس وقت تک مسلمان بحیثیت مجموعی کبھی ترقی نہیں کر سکتے۔ اسلام تو یہ کہتا ہے کہ اے مسلمانو تمہارے ایمان کی علامت یہ ہے کہ تم نہ صرف مذہبی امور میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء کرو بلکہ اپنے سیاسی اور معاشرتی امور میں بھی آپ کی پیروی کرو۔

اللہ تعالےٰ ایک دوسری جگہ قرآن مجید میں بیان فرماتا ہے۔

اَطِیۡعُوا اللّٰہَ وَ اَطِیۡعُوا الرَّسُوۡلَ وَ اُولِی الۡاَمۡرِ مِنۡکُمۡ

کہ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو تم خدا اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور اپنے حاکم وقت کی بھی اطاعت اور فرمانبرداری کرو۔

اُولِی الۡاَمۡرِ سے مراد جسمانی طور پر بادشاہ اور روحانی طور پر امام الزمان ہے اور امام الزمان کے لفظ میں نبی رسول۔ محدث۔ مجدد سب شامل ہیں۔

پھر اگر ہم منہ سے تو رسول کریم کی محبت کا دم بھرتے ہوں اور آپ کو اپنا حَکَمۡ سمجھتے ہوں۔ لیکن عملی طور پر ہم اپنے اس دعوے کو پورا کرنے والے نہ ہوں تو ہمارا ایمان خدا تعالےٰ کی نگاہ میں کوئی قدر و قیمت نہیں رکھتا۔ اور ہماری وہی مثال ہوگی جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھیوں کی تھی کہ انہوں نے بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اطاعت کا اقرار کیا تھا۔ مگر جب انہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ اٹھو اور کنعان کی زمین پر حملہ کرو اور اُسے فتح کر لو تو انہوں نے آگے سے جواب دیا کہ اے موسیٰ

اِذۡہَبۡ اَنۡتَ وَ رَبُّکَ فَقَاتِلَاۤ اِنَّا ہٰہُنَا قٰعِدُوۡنَ ۔

جا تو اور تیرا رب دونوں جا کر لڑو۔ ہم تو جس جگہ بیٹھے ہیں یہیں بیٹھے رہیں گے۔ کہنے کو تو انہوں نے کہدیا مگر اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ وہ قوم چالیس سال تک صحراؤں اور جنگلوں میں بھٹکتی پھرتی رہی اور وادی کنعان میں داخل نہ ہو سکی۔ پس اصل چیز خدا اور اس کے رسول کی اطاعت ہے اور تمام کامیابیاں اسی میں مضمر ہیں۔ جس قوم میں اطاعت کی روح ہوتی ہے اگر وہ قوم پہاڑوں سے ٹکرا لے تو انہیں اپنی جگہ سے ہلا سکتی ہے۔ صحراؤں کو گلزاروں میں تبدیل کر دیتی ہے کوئی چیز بھی اس کے ارادوں میں حائل نہیں ہو سکتی۔

صحیح بخاری میں روایت ہے :۔

عَنِ ابۡنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعۡتُ رَسُوۡلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ سَلَّمَ یَقُوۡلُ عَلَی الۡمَرۡءِ الۡمُسۡلِمِ السَّمۡعُ وَ الطَّاعَۃُ فِیۡمَاۤ اَحَبَّ وَ کَرِہَ اِلَّاۤ اَنۡ یُّؤۡمَرَ بِمَعۡصِیَۃٍ فَاِنۡ اُمِرَ بِمَعۡصِیَۃٍ فَلَا سَمۡعَ وَ لَا طَاعَۃَ ۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا کہ ہر مسلمان پر اپنے حکام بالا کی بات کا سُننا اور ماننا فرض ہے۔ خواہ اُسے اس کا کام اچھا لگے یا بُرا لگے۔ سوائے اس کے وہ کسی ایسی بات کا حکم دیں جس میں خدا اور اس کے رسُول کے کسی حکم کی نافرمانی لازم آتی ہو۔ اگر وہ کسی ایسی بات کا حکم دیں تو پھر اس میں ان کی اطاعت فرض نہیں۔

اس حدیث میں اَلطَّاعَۃ اور اَلسَّمۡع کے الفاظ کو اس طرح اکٹھا رکھ کر اس لطیف حکمت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ ایک مسلمان کا کام صرف منفی قسم کی اطاعت ہی نہیں بلکہ اسے مثبت قسم کے شوق آمیز جذبات کے ساتھ اطاعت کا نمونہ دکھانا چاہیئے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ اطاعت امام کے متعلق فرماتے ہیں۔ "امام کی آواز کے مقابلہ میں افراد کی آواز کوئی حقیقت نہیں رکھتی تمہارا فرض ہے۔ کہ جب بھی تمہارے کانوں میں خدا تعالےٰ کے رسول کی آواز آئے تو فوراً اس پر لبیک کہو اور اس کی تعمیل کے لئے دوڑ پڑو۔ کہ اسی میں تمہاری ترقی کا راز مضمر ہے۔"

(باقی)

مجالس خدام الاحمدیہ ماہانہ اجلاس منعقد کریں

ہر مقامی مجلس کے لئے ضروری ہے کہ ہر ماہ کم از کم ایک بار مجلس کا اجلاس عام منعقد ہو۔ جس میں مقامی مجلس کے سب اراکین شامل ہوں۔

تمام قائدین مقامی سے التماس ہے کہ ماہ نومبر کے دوران اپنی مجلس کا کم از کم ایک اجلاس عام ضرور منعقد کریں۔ اور ماہانہ رپورٹ بھجواتے وقت رپورٹ میں اس کا ذکر کریں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

خوبصورت اور مضبوط دانت : جدید ترین طریقہ سے بغیر تالو کے لگائے جاتے ہیں
دانت بغیر درد کے نکالے جاتے ہیں۔ دانتوں کی جملہ امراض کا علاج کیا جاتا ہے
ڈاکٹر شریف احمد پرانا اڈہ چنیوٹ

تحریک جدید کی قربانی میں کمزوری دکھانے والوں کیلئے

انتباہ

تحریک جدید کی قربانی کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبہ فرمودہ ۲۷ اکتوبر ۱۹۶۷ء کو حسب ذیل ولولہ انگیز رنگ میں اپیل فرمائی ہے۔

"اللہ اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام
آپ کو آواز دیتے ہیں کہ آؤ آگے بڑھو۔ غلبہ اسلام کے سامان پیدا کر
دئے گئے ہیں مزید قربانیاں دو تاکہ اسلام کی فتح تم اپنی آنکھوں سے
دیکھ لو۔"

اسی میدان میں کمزوری دکھانے والوں کو سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حسب ذیل الفاظ میں انتباہ فرمایا تھا۔

"اے دوستو مرنے سے پہلے اور وقت کے ہاتھ سے نکل جانے سے
پہلے اس تحریک میں حصہ لو کہ اس امت پر پھر یہ دن نہیں آئیں گے۔"

پس ان محبوب آقا کی مقدس آوازوں کا تقاضا ہے کہ تحریک جدید کے سال نو کے نئے مالی قربانی کے وعدے مرکز میں جلد از جلد اور شایان شان مقدار میں پہنچ جائیں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

احباب جماعت احمدیہ اپنے مشورہ سے ممنون فرمائیں

جلسہ سالانہ قریب آرہا ہے اور مہمانوں کے قیام و طعام کے انتظامات کی ابتداء کی جارہی ہے ہماری طرف سے پوری کوشش کی جاتی ہے کہ جلسہ سالانہ کے انتظامات بہتر سے بہتر ہوں۔ لیکن پھر بھی بعض اوقات بعض چیزیں ہمارے سامنے نہیں آتیں جس کی وجہ سے ان کی اصلاح نہیں ہوسکتی لہٰذا احباب جماعت احمدیہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ جلسہ سالانہ کے انتظامات کے سلسلہ میں جہاں انہوں نے کوئی نقص مشاہدہ کیا ہو تو براہ مہربانی اس کے بارہ میں معین طور پر مجھے مطلع فرمائیں یا اگر ان کے ذہن میں عمومی طور پر کوئی مفید تجویز ہو تو مجھے بھجوا کر شکریہ کا موقع دیں تا آئندہ کے لئے ایسے نقائص کو دور کرنے کی کوشش کی جائے اور مفید اور قابل عمل تجاویز پر حتی المقدور عمل کیا جائے۔

اس سلسلہ میں بیرونی اور مقامی دوستوں سے درخواست ہے کہ وہ کھل کر مشورہ دیں اور کسی بھی نقص کی طرف توجہ دلاتے ہوئے تامل نہ کریں آپ کی تنقید ہمارے انتظامات کو بہتر بنانے میں ممد ہوگی۔

(افسر جلسہ سالانہ)

مجلس عربی تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے نئے عہدیداران

مورخہ ۱۳ نومبر ۱۹۶۷ء بروز سوموار مجلس عربی تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے نئے سال کے عہدیداران کا انتخاب ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل عہدیداران منتخب ہوئے۔

الرّئیس	منیر الحق شاہد
نائب الرّئیس	مبارک احمد طاہر
الأمین	مبارک احمد سیف
نائب الأمین	حافظ عباس علی عاصم
مُساعِد الأمین	منصور احمد ملک

مبارک احمد سیف
الأمین لِجمعیۃ الطلاب العربیۃ

تر سیل زر
اور
انتظامی امور سے متعلق
مینجر روزنامہ **الفضل** ربوہ
سے
خط و کتابت کیا کریں ــ اور
اپنی چٹ نمبر
کا حوالہ ضرور دیا کریں
*

سُرمہ خورشید
ایک لاجواب اور عجوبہ روزگار سرمہ
آنکھوں کی ہسیلی امراض، ککرے
موتیا، جالا، پھولا کیلئے مفید ہے
نظر کو طاقت دیتا اور پانی روکتا ہے
فی شیشی ۷۵ پیسے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون ۳۰

قابل اعتماد سروس
سرگودھا سے سیالکوٹ
عباسیہ ٹرانسپورٹ کمپنی
کی آرام دہ بسوں میں سفر کریں
(مینیجر)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میری والدہ محترمہ مرضع اونچا جہ ضلع سیالکوٹ میں عرصہ دو سال سے دل کے عارضے میں مبتلا ہیں۔ علاج کرانے کے باوجود ابھی افاقہ نہیں ہوا۔ (اشرف چوہدری معصوم پورہ لاہور)

۲۔ عزیزم ہدایت احمد خان فائنل ایم بی بی ایس کا امتحان ۱۷ نومبر ۱۹۶۷ء کو شروع ہورہا ہے۔ (آغا محمد عبداللہ خان نواب شاہ)

۳۔ عزیزم عرفان الحق راولپنڈی ملٹری فیملی ہسپتال میں زیر علاج ہے (محمد ارشد)

۴۔ میں عرصہ دو سال سے فالج سے بیمار ہوں۔ (پیر عبدالصمد سانگھڑ سندھ)
احباب سب کے لئے دعا فرمائیں۔

حمائل انگلش
یعنی
قرآن مجید کا انگریزی ترجمہ
نیا ایڈیشن ــ ملنے کا پتہ
اورینٹل اینڈ ریلیجس پبلشنگ کارپوریشن لمیٹڈ ربوہ

وقت کی پابند۔ یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس۔ عوام کی اپنی پسند

نام ٹیبل	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷
سرگودھا تا لاہور	۳-۳۰	۴-۳۰	۵-۳۰	۶-۳۰	۷-۱۵	۸-۰۰	۸-۴۵	۹-۳۰	۱۰-۱۵	۱۱-۰۰	۱۱-۳۰	۱۲-۱۵ بعد دوپہر	۱-۰۰	۲-۳۰	۳-۱۵	۴-۱۵	۵-۳۰
لاہور تا سرگودھا	۳-۰۰	۴-۳۰	۵-۳۰	۶-۳۰	۶-۴۰	۷-۱۰	۸-۳۰	۹-۳۰	۱۰-۲۰	۱۱-۰۰	۱۲-۴۰ بعد دوپہر	۲-۰۰	۲-۱۰	۳-۳۰	۴-۱۰	۵-۳۰	۶-۳۰
سرگودھا تا گوجرانوالہ	۴-۴۵	۹-۱۵	۳-۰۰ بعد دوپہر	ہمیشہ یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس کی آرام دہ بسوں میں سفر کیجئے آپ کی خدمت کے لئے تجربہ کار خوش اخلاق سٹاف کی خدمات حاصل کریں													محمد علی ظفر برائے مینیجر
گوجرانوالہ تا سرگودھا	۴-۱۵	۹-۳۰	۲-۴۵ بعد دوپہر														

احباب ہمیشہ اپنی قابلِ اعتماد سروس
پرنس ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ لاہور
کی آرام دہ
بسوں میں سفر کریں۔
(مینیجر)

مجرب مفید اٹھرا مرض اٹھرا کی کامیاب اور مشہور دوا۔ مکمل کورس پندرہ روپے ۱۵/- ناصر دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ۔ ٹیلیفون ۳۴

تریاقِ اٹھرا اٹھرا کے علاج کے لئے کورس ۱۵/ روپے نورِ نظر اولادِ نرینہ کیلئے کورس ۲۵ روپے خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون نمبر ۳۸

نور کاجل کی شہرت اور قبولیت

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی فرماتی ہیں :-

"میں خود اور میرے بہت سے عزیز نور کاجل تیار کردہ خورشید دواخانہ ربوہ استعمال کرتے ہیں۔ بہت مفید اور ٹھنڈا کاجل ہے بلکہ میں تو پاکستان اور انڈیا بھی اپنے عزیزوں کو تحفۃً یہی کاجل بھجواتی ہوں۔ بچوں کے لئے بھی بہت مفید پایا ہے"۔

قیمت :- سوا روپیہ

تیار کردہ :- خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون نمبر ۳۸

هُوَ الشَّافِي

اکسیر پائیوریا

دانتوں اور مسوڑھوں سے خون اور پیپ کا آنا (پائیوریا) دانتوں کا ہلنا۔ دانتوں کی میل ٹھنڈے یا گرم پانی کا لگنا اور مونہہ کی بدبو دُور کرنے کے لئے اکسیر ہے۔

اکسیر پائیوریا خون اور پیپ کو دُور کرنے میں اکسیر ہے۔

قیمت فی شیشی ایک روپیہ پچاس پیسہ

ناصر دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون نمبر ۳۴

عمارتی لکڑی

ہمارے ہاں عمارتی لکڑی دیار، کیل، پڑتل، چیل کافی تعداد میں موجود ہے ضرورت مند احباب ہمیں خدمت کا موقع دے کر مشکور فرمائیں

سٹار ٹمبر سٹور ۹۰ فیروز پور روڈ لاہور

ٹنڈر مطلوب ہیں

جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ (جو جنوری ۱۹۶۸ء میں منعقد ہو رہا ہے) کے سلسلہ میں چھوٹا گوشت اور بڑا گوشت فراہم کرنے کے لئے سر بمہر ٹنڈر مطلوب ہیں خواہشمند احباب توجہ فرمائیں۔

(افسر جلسہ سالانہ ربوہ)

آپ کا مستقبل

نماز کا ترجمہ

سیکھنے اور سکھانے سے وابستہ ہے

مکتبہ فیضِ عام ربوہ نے جملہ مسائل نماز اور تحت اللفظی ترجمہ سے نماز مترجم چھپوائی ہے

تھوک فروشوں کا ۲۵ فیصد کمیشن ہوگا۔

تریاق احمر

پرانی پیچش کے مضر اثر کو زائل کرنے معدہ اور انتڑیوں کو ٹھیک کرنے کا اکسیر ہے قیمت فی شیشی اور روپیہ ۲ روپیہ

ثمر دل، تبخیر معدہ اور تقویت معدہ کے لئے جادو اثر دوا ہے

قیمت فی شیشی ایک روپیہ، دو روپیہ

احمدیہ دواخانہ متصل ٹی آئی پرائمری سکول ربوہ

الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں (مینیجر)

چھوٹے اور بے مثل ڈیزائنوں میں

بیاہ شادی کے لئے

جڑاؤ دسان سیٹ

چاندی کے خوشنما برتن ٹی سیٹ وغیرہ

فرحت علی جیولرز، دی مال لاہور فون نمبر ۲۶۲۳

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ

۱۱-۱۲-۱۳ جنوری سنہ ۱۹۶۸ء

کو

بمقام ربوہ میں منعقد ہوگا۔

امسال رمضان المبارک دسمبر کے پہلے ہفتہ میں شروع ہو رہا ہے اس لئے جلسہ سالانہ کی تاریخیں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۱-۱۲-۱۳ جنوری ۱۹۶۸ء بروز جمعرات جمعہ ہفتہ مقرر فرمائی ہیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

ماہنامہ

تحریک جدید ربوہ

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار

آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں

اور

غیر از جماعت دوستوں کو بھی پڑھائیں

سالانہ چندہ: صرف ۲ روپے

(مینیجنگ ایڈیٹر)

دوائی فضلِ الٰہی

جن عورتوں کے ہاں لڑکیاں ہی لڑکیاں پیدا ہوتی ہوں اس کے استعمال سے بفضلہ تعالیٰ لڑکا پیدا ہوتا ہے۔ بارہا تجربہ میں آچکی ہے۔ مگر شرط یہ ہے کہ حمل کے پہلے مہینہ سے شروع کی جائے، قیمت مکمل کورس ۱۶/- روپے

دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ

حب اٹھرا رجسٹرڈ مرض اٹھرا کی شہرہ آفاق دوا فی تولہ ۲/ روپے مکمل کورس گیارہ تولے ۲۰/ روپے حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

گذشتہ ہفتہ کی اہم جماعتی خبریں

۱۰ر نومبر تا ۱۶ر نومبر ۱۹۶۷ء

۱۔ اس ہفتہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت سر میں چکر ، ہچکی اور ضعف کی وجہ سے کچھ ناساز رہی مگر الحمدللہ کہ اب حضور کی طبیعت اچھی ہے اور حضور بدستور اہم مہمات دینیہ میں مصروف ہیں۔

۲۔ مکرم مولوی محمد منور صاحب مبلغ اسلام تنزانیہ (مشرقی افریقہ) میں قریباً پونے تین سال تک تبلیغ اسلام کا فریضہ سرانجام دینے کے بعد واپس تشریف لائے ہیں۔ سٹیشن پر بہت سے احباب نے اپنے مجاہد بھائی کا خیر مقدم کیا۔

۳۔ فری ٹاؤن (سیرالیون) سے بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مکرم مولوی محمد اقبال صاحب شاہد مبلغ اسلام بخیریت وہاں پہنچ گئے ہیں۔ الحمدللہ

۴۔ مورخہ ۱۰ر نومبر کو ناسازی طبع کے باعث حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نماز جمعہ پڑھانے کے لئے تشریف نہ لا سکے۔ نماز جمعہ محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں آپ نے احباب جماعت کو شادی بیاہ اور دیگر تمام معاملات میں قرآنی احکام اور سنت نبوی کو ملحوظ رکھنے کی تلقین فرمائی۔

۵۔ مورخہ ۱۱ر نومبر کو بعد نماز مغرب مسجد مبارک ربوہ میں علمی تقاریر کا اجلاس منعقد ہوا۔ چونکہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ علالت طبع کے باعث تشریف نہ لا سکے۔ اس لئے صدارت کے فرائض محترم مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ نے سرانجام دیئے۔ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے کیا گیا۔ جو مکرم حافظ ڈاکٹر مسعود احمد صاحب سرگودہا نے کی۔ بعد ازاں مکرم مولوی نصر الدین صاحب مولوی صاحب فاضل نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عربی منظوم کلام پڑھا۔ پھر محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائل پوری نے "حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مقام فروتنی اور انکساری میں" کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے اپنی تقریر میں حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ کی خدمات دینیہ اور ان پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اظہار خوشنودی کو واضح فرمایا۔ آخر میں محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے "مقام خلافت حضرت خلیفۃ اوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نظر میں" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ بعد ازاں صاحب صدر نے مختصر صدارتی خطاب کے بعد اجتماعی دعا کرائی۔ سوا سات بجے یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

۶۔ مورخہ ۱۱ر نومبر کو مکرم بابو محمد نواز صاحب سابق پروپرائٹر سنگر مشین کمپنی۔ سیالکوٹ میں وفات پا گئے۔ جنازہ ربوہ لایا گیا جہاں پر محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد مقبرہ بہشتی ربوہ میں تدفین عمل میں آئی۔ احباب مرحوم کی بلندئ درجات کے لئے دعا فرماویں۔

جماعت احمدیہ کے حفاظ توجہ فرمائیں

رمضان المبارک آ رہا ہے جو حافظ صاحبان کسی جماعت میں تراویح پڑھانے کے لئے نظارت ہذا کی معرفت لگنا چاہیں وہ فوراً نظارت ہذا کو لکھیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد۔ ربوہ)

درخواست دعا

میری والدہ صاحبہ کی آنکھ کا اپریشن ہو رہا ہے احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل صحت عطا فرمائے اور بینائی بحال کرے۔ (محمد عمر عربی۔ حیدر آباد سندھ)

بیرون پاکستان سے فضل عمر فاؤنڈیشن کے چندہ کی وصولی

پندرہ لاکھ سے کم نہ ہو

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیرون پاکستان کی جماعتوں کے ذمہ دار کارکنان اور مبلغین کرام کو توجہ دلاتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے کہ

"بعض ممالک میں کچھ سیاسی پریشانیاں پائی جاتی ہیں۔ ممکن ہے اس کا اثر ہو یا ہمارے مبلغوں نے اس کی طرف پوری توجہ نہ دی ہو۔ واللہ اعلم۔ لیکن میں امید رکھتا ہوں کہ ذمہ دار کارکن اس طرف توجہ دیں گے۔ اور عملاً دو سال باقی رہ گئے ہیں تین سال میں سے ان دو سالوں میں وہ اتنی وصولی کر دیں گے کہ بیرون پاکستان کی وصولی پندرہ لاکھ روپیہ سے کم نہ رہے بلکہ اس سے زیادہ ہو جائے۔"

اس وقت تک بیرون پاکستان کے وعدے آٹھ لاکھ اسی ہزار روپیہ کے قریب ہیں اور وصولی دو لاکھ باسٹھ ہزار ہے۔ آئندہ دو سالوں میں پندرہ لاکھ روپے تک وعدوں کو پہنچانے اور ان کی وصولی کی ذمہ داری بیرون پاکستان کے ذمہ دار کارکن تبھی انجام دے سکتے ہیں کہ ابھی سے پوری جدوجہد اور مسلسل جدوجہد فضل عمر فاؤنڈیشن کے وعدوں اور ان کی وصولی کے لئے شروع کی جائے۔

امید ہے کارکنان متعلقہ اور مبلغین کرام اس طرف فوری توجہ فرماویں گے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی ذمہ داری کو پوری طرح نبھانے کی توفیق عطا فرمائے اور انہیں اپنی برکات کا وارث بنائے۔ آمین۔

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

دعائے مغفرت

مورخہ ۱۵ر نومبر ۱۹۶۷ء صبح ۸ بجے میری والدہ محترمہ بعمر ۷۳ سال وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحومہ نے ۱۹۱۰ء میں بیعت کی۔ والد محترم ماسٹر احمد حسین صاحب فرید آبادی کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں ہی ہجرت کر کے قادیان میں مستقل سکونت اختیار کر لی۔ میرے والد صاحب کی وفات کے بعد حضرت ماسٹر محمد اسمٰعیل صاحب سرساوی رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ ان کا نکاح ثانی ہوا۔ آخری ایام میں بلڈ پریشر اور فالج کی وجہ سے صاحب فراش رہیں۔

جنازہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے بعد نماز ظہر پڑھا جس کے بعد بہشتی مقبرہ میں مدفون ہوئیں۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اعلیٰ علیین میں بلند مقام عطا فرمائے۔ والسلام (خاکسار ڈاکٹر محمد احمد فرید آبادی۔ دارالرحمت ربوہ)

مجلس انصار اللہ کا مالی سال

عہدیداران مجلس انصار اللہ کی خدمت میں گزارش ہے کہ مجلس کا مالی سال ۳۱ر دسمبر کو ختم ہو رہا ہے اس سے پہلے ہر قسم کے چندہ جات کے بقایا جات کا بعد وصول مرکز میں پہنچنا ضروری ہے۔ پس پوری کوشش فرمائیں کہ آپ کی مجلس بقایا دار نہ رہے۔

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ)